OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب

Islamic Etiquettes for the Use of Artificial Intelligence in Teaching and Learning

Dr. Muhammad Shafeeq

Postdoctoral fellow IRI at International Islamic University Islamabad /HOD, Department of Islamic Studies Green International University Lahore

(Email: muhammad.shafeeq@giu.edu.pk)

Dr. Naeem Anwar

Associate Professor, Department of Islamic Studies, Govt. college University Lahore

Email: dr.naeemanwar@gcu.edu.pk

DOI: https://doi.org/10.53762/alqamar.08.01.u09

Abstract

The rapid integration of Artificial Intelligence (AI) into educational systems worldwide has prompted critical ethical, cultural, and religious evaluations of its use, particularly in the context of Islamic education. This study explores the Islamic ethical guidelines related to the use of AI in teaching and learning, with specific reference to preserving traditional teacher-student relationships, intellectual integrity, and the spiritual objectives of education in Islam. The research investigates how AI tools, while offering pedagogical

CC BY

efficiency and access to information, may also inadvertently lead to dependency, reduced critical thinking, and violations of privacy and authenticity.

The study further examines the implications of AI usage on academic honesty, the risk of disseminating inaccurate or non-authentic religious content, and the potential weakening of human-centered educational values. Drawing from Quranic principles, Prophetic traditions, and classical Islamic scholarship, the research identifies key ethical parameters for the responsible integration of AI in education. By analyzing these dimensions, the paper aims to develop a framework that aligns modern technological advancements with the moral and epistemological foundations of Islamic teachings.

This inquiry contributes to the broader discourse on the compatibility of emerging technologies with faith-based educational models, offering practical guidelines for educators, institutions, and policymakers operating within Islamic contexts.

Key words: Artificial Intelligence in Education. Islamic Ethical Guidelines, Teacher-Student Relationship, Academic Integrit, Technology and Islamic Values

تعارف و تمہید

اسلام دنیا کا واحد دین ہے جو اپنی آفاقیت کی بنیاد پر عصری چیلنجز (Contemporary Issues) کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور انسان کی فکری، اخلاقی اور عملی تربیت کا مکمل اور جامع نظام پیش کرتا ہے کیونکہ اس دین کا بنیادی مقصد انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ مادی دنیا کے عصری چیلنجز کا مقابلہ کرنا اور دنیا میں اعتدال اور توازن قائم کرنا ہے۔ عصر حاضر میں اسلام کو درپیش عصری چیلنجز میں سے ایک چیلنجز مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ہے جو جدید ٹیکنالوجی کی ایک ایسی اہم اور نمایاں پیش رفت ہے جس نے معاشرتی، تعلیمی، اقتصادی اور فکری نظام پر گہرے اثرات مرتب

کرتے ہوئے زندگی کے ہر پہلو کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

مصنوعی ذہانت ایک ایسی فکری اور عملی مشین ہے جو خودکار طریقے سے سائل (Questioner) کے ہر سوال کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہے جس سے آج کا انسان بھرپور استفادہ کر رہا ہے، کرنا بھی چاہیے کہ یہ اس کا انسان کا بنیادی حق ہے۔ تاہم، چونکہ اسلام اخلاق، اور انسانی فلاح و بہبود کی راہ دکھانے والا دین ہے، لھذا ضروری ہے کہ مصنوعی ذہانت کو اسلام سے ہم آہنگ کرتے ہوئے تعلیم و تعلم میں اے آئی (AI) کے استعمال کے حوالے سے اسلامی آداب اور حدود کا تعین کیا جائے تاکہ اس جدید تکنیکی (AI) پیش رفت کے ذریعے معاشرتی، اخلاقی اور علمی اقدار کی خلاف ورزی نہ ہونے پائے اور یہ جدید ٹیکنالوجی انسانی زندگی کے لیے مفید ثابت ہو جائے۔

زیر نظر تحقیقی مقالہ میں **"تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب"** کا جامع تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ کس طرح مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کو تعلیم و تعلم میں استعمال کرتے ہوئے اسلامی اخلاقیات، شرعی حدود، اور انسانی وقار کا خیال رکھا جا سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مصنوعی ذہانت کے مثبت اور منفی اثرات، اس کے علمی، سماجی اور اخلاقی مضمرات، اور تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے تقاضوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

بنیادی سوالاتِ تحقیق

یہ تحقیقی مقالہ ان چند سوالات پر مشتمل ہے۔

- تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے کون سے اسلامی آداب اور شرعی اصول لاگو ہوتے ہیں؟
- مصنوعی ذہانت کے تعلیمی نظام میں استعمال سے کون سے مثبت اور منفی اثرات ابھر کر سامنے آتے ہیں؟
- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے اخلاقی، سماجی اور فکری حدود کیا ہیں؟
- تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے مؤثر اور شرعی لحاظ سے درست استعمال کے لیے کون سی حکمت عملیاں اپنائی جا سکتی ہیں؟

مقاصد تحقیق

- مصنوعی ذہانت کے تعلیم میں استعمال کے اسلامی آداب کی نشاندہی اور وضاحت کرنا۔
- مصنوعی ذہانت کے تعلیمی نظام پر اثرات کا جامع تجزیہ پیش کرنا، جس میں اس کے مثبت و منفی پہلو شامل ہوں۔
- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے اخلاقی اور شرعی حدود کو واضح کرنا۔
- مصنوعی ذہانت اور انسانی تخلیقی صلاحیت کے مابین توازن قائم کرنے کے لیے رہنما اصول وضع کرنا۔
- تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے پیدا ہونے والے ممکنہ سماجی، اخلاقی اور فکری چیلنجز کی نشاندہی اور ان کے حل پیش کرنا۔
- تعلیمی اداروں، اساتذہ، اور محققین کے لیے ایک اسلامی اور اخلاقی فریم ورک تیار کرنا جو مصنوعی ذہانت کے مؤثر اور

متوازن استعمال کی رہنمائی کرے۔

مصنوعی ذہانت کا معنی و مفہوم

مصنوعی ذہانت(Artificial Intelligence)دو الفاظ "**مصنوعی اور ذہانت**" کا مجموعہ ہے جن کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

- **لفظ "مصنوعی"** کا معنی ہے بنائی گئی، غیر فطری یا انسان کے ذریعے تیار کی گئی کوئی چیز۔
- لفظ "ذہانت" کا معنی ہے سمجھنے، سوچنے، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔
- جب مذکورہ الفاظ کے معانی کو اکٹھا کر کے بیان کیا جائے تو مصنوعی ذہانت کا معنی کچھ یوں بنتا ہے۔
- "انسان کا بنایا ہوا ایسا نظام یا مشین جو انسانی ذہانت کی نقل کرے"۔

اصطلاحی معنی

اصطلاحاً "مصنوعی ذہانت" سے مراد کمپیوٹر یا جدید مشین کی مدد سے تیار کردہ ایسی سائنس یا ٹیکنالوجی ہے جو انسانی ذہن کی طرح کام کرتے ہوئے خودکار طریقے سے سیکھنے(Learning)، سمجھنے(Understanding)، فیصلہ کرنے(Decision Making)، مسئلہ حل کرنے(Problem Solving)اور زبان یا آواز کو پہچاننے (Speech/Language Recognition)کی صلاحیت رکھتی ہو۔ مصنوعی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے جان میکارتھے(John McCarthy)لکھتے ہیں۔

"Artificial Intelligence is the science and engineering of making intelligent machines, especially intelligent computer programs."(1)

"مصنوعی ذہانت، ذہین مشینیں، خاص طور پر ذہین کمپیوٹر پروگرام بنانے کا سائنس اور انجینئرنگ ہے۔"

مصنوعی ذہانت کے ٹولز

عصر حاضر میں یوں تو متعدد "اے آئی ٹولز (AI Tolle's)"یا سرچ انجنز (Search Enjoins)گوگل(Google)اور گوگل پلے سٹور(Google Play Store)پر اپلی کیشن کی صورت میں دستیاب ہیں، جن سے آج کے طلباء اور ریسرچ اسکالرز استفادہ کر رہے ہیں البتہ 2025 میں مندرجہ ذیل اے آئی(AI)ٹولز زیادہ مؤثر، تیز رفتار اور سہل کاری میں اپنی مثال آپ ہیں۔

➢ ***Notion AI***	➢ ***Grammarly***	➢ ***ChatGPT***
➢ ***Otter.ai***	➢ ***Wolfram Alpha***	➢ ***Quillbot***
➢ ***Nifty***	➢ ***Exam AI***	➢ ***Elicit***
➢ ***Gradescope***	➢ ***ClickUp***	➢ ***AI Summarizer***

➢ *Adobe Express & Firefly*	➢ *Generative Fill Brushes*	➢ *ProProfs Quiz Maker*

ان مذکورہ بالا مصنوعی ذہانت کے مختلف ٹولز کا اختصار کے ساتھ تعارف حسب ذیل ہے۔ ملاحظہ کیجئے۔

1. **چیٹ جی پی ٹی(ChatGPT):** یہ انتہائی مقبول لارج لینگویج ماڈل(LLM) ہے جو اوپن اے آئی(OpenAI) نے تیار کیا ہے۔ ChatGPT 3.5 آرکیٹیکچر پر چلتا ہے اور بنیادی طور پر مواد کی تخلیق(content generation) میں مدد دیتا ہے۔ پرامپٹس(prompts) کے ساتھ صحیح معلومات فراہم کر سکتا ہے، مواد تیار کر سکتا ہے اور حقیقی دنیا کی گفتگو کی مشابہت کر سکتا ہے۔ حال ہی اس کا ورژن پانچ(Virgin:5) آیا ہے جو کمال کی چیز ہے۔ این ایل پی(NLP) کی مدد سے نیچرل لینگوج پراسیس (Natural Language Processing) کا استعمال کر کے قدرتی اور روان گفتگو کر سکتا ہے۔ سیاق وسباق کی آگاہی کی(contextual awareness) مہارت رکھتا ہے۔ متعدد زبانوں کی حمایت کرتا ہے۔(2)
2. **گرائمرلی(Grammarly):** یہ ایک AI سے چلنے والا رائٹنگ اسسٹنٹ ہے جو تحریر کو بہتر بناتا ہے۔ مواد کو وضاحت، درستگی، پڑھنے میں آسانی، اور مجموعی معیار کے لحاظ سے پرکھتا ہے اور لکھنے کی مہارت کو بہتر بنانے کے لیے قابل عمل تجاویز فراہم کرتا ہے۔ یہ گرامر اور ہجے کی جانچ، انداز کی بہتری، لہجے کی ترتیب، اور الفاظ کے ذخیرے میں اضافہ کی بھی تجاویز دیتا ہے۔ غیر ارادی سرقہ (Plagiarism) کا پتہ لگا کر تحریر کی اصلیت اور انفرادیت برقرار رکھتا ہے۔ حوالہ جات شامل کرنے یا منظم کرنے کے لیے Citation Tools مختلف فارمیٹس APA, MLA, Chicago وغیرہ کے لیے بھی مددگار ہے۔(3)
3. **نوشن اے آئی (Notion AI):** یہ مصنوعی ذہانت کی خصوصیات سے مربوط ایک سوٹ(suite) ہے اور ایک ذاتی نوعیت کا ایجنٹ ہے جو براہ راست نوشن ورک اسپیس(Notion workspace) میں بنایا گیا ہے تاکہ صارفین کو زیادہ موثر طریقے سے لکھنے، بنانے، خودکار کرنے اور تلاش کرنے میں مدد ملے۔ یہ انتہائی متعلقہ مدد فراہم کرنے کے لیے آپ کے موجودہ نوٹس، دستاویزات، اور منسلک ایپس جیسے Slack اور Google Drive کے سیاق وسباق کا استعمال کرتے ہوئے ایک سوچے سمجھے ساتھی اور ایک خودکار ٹیم کے ساتھی کے طور پر کام کرتا ہے۔(4)
4. **کیوئل بوٹ(Quillbot):** ایک تخلیقی AI ٹول ہے جو تحریری مواد کی تشریح، خلاصہ اور گرائمر کی غلطیوں کی جانچ پڑتال کرتا ہے اور تحریری مواد کو مختصر کرنے یا مرکزی خیال کو برقرار رکھتے ہوئے اسائنمنٹ کو چیک کرنے اور اسے دوبارہ لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مترادف سلائیڈز کے متن کی تبدیلی اور درستگی پر مکمل کنٹرول فراہم کرتا ہے۔(5)
5. **وولفرم الفا سٹیم(Wolfram Alpha STEM):** طلباء کے لیے ایک ضروری AI ٹول ہے، جو پیچیدہ ریاضیاتی اور سائنسی مسائل کا فوری حل فراہم کرتا ہے۔ ریاضی، طبعیات، اور انجینئرنگ کے مسائل کے حل کے لیے مرحلہ وار

منصوبہ بندی کرتا ہے اور سائنسی تصورات کی AI پر مبنی وضاحتیں اور تکنیکی مضامین کے لیے پرسنلائزڈ ٹیوشن پیش کرتا ہے۔[6]

6. **"Otter.ai"**: اے آئی کی مدد سے چلنے والا ٹرانسکرپشن ٹول ہے جو طلباء کو لیکچرز، انٹرویوز اور میٹنگز کو نقل کرنے میں مدد دیتا ہے، بولے جانے والے الفاظ کو آسانی کے ساتھ متن میں تبدیل کرتا ہے۔ ریئل ٹائم میں خودکار طریقے لیکچر ٹرانسکرپشن کی صلاحیت رکھتا ہے، اے آئی کی مدد تقاریر کی درست شناخت کر سکتا ہے۔[7]
7. **ایلیٹ(Elicit)**: یہ ایک اے آئی ریسرچ اسسٹنٹ ہے جو تحقیق کرنے والے طلباء کے لیے ایک بہترین AI سے چلنے والا لٹریچر ریویو ٹول ہے یہ اکیڈمک پیپر کا خلاصہ بنانے میں مدد کرتا ہے، تحقیقی منصوبوں کے لیے حوالہ جات فراہم کرنے میں مدد دیتا ہے اور علمی مضامین تک فوری رسائی کو آسان بناتا ہے۔[8]
8. **"Exam AI"**: امتحانات کی تیاری میں مدد دینے والا طاقتور اے آئی ٹول ہے جو AI سے تیار کردہ کوئزز، فلیش کارڈز، اور اسٹڈی گائیڈز پیش کرتا ہے۔[9]
9. **Nifty**: یہ ایک آل اِن وَن پروجیکٹ مینجمنٹ آپریٹنگ سسٹم (OS) ہے۔ اساتذہ (Nifty(Educators کا استعمال کر کے ورچوئل کلاس رومز قائم کر سکتے ہیں۔ کمپنیاں اس کے ذریعے تربیتی (training) اور نئے ملازمین کی رہنمائی (onboarding) کی سرگرمیاں چلا سکتی ہیں اور انفرادی طور پر بھی لوگ Nifty کو اپنی تعلیمی پیش رفت کو ٹریک کرنے، شیڈول پر قائم رہنے، نوٹس مرتب کرنے، اور بہت کچھ کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ خیالات کے تبادلے (Discussions)، برین اسٹورمنگ، مسئلہ حل کرنے، گروپ لرننگ وغیرہ کو ممکن بناتا ہے۔ اس کے استعمال سے فائلیں شیئر کی جا سکتی ہیں، مخصوص موضوعات پر علیحدہ تھریڈز بنائے جا سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے سوال و جواب (Q&A) سیشنز منعقد کیے جا سکتے ہیں، اور گفتگو سے حاصل شدہ قابلِ عمل نکات کو ٹوڈو لسٹ (To-do list) میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ Nifty Docs کے ذریعے ایک مرکزی علمی ذخیرہ (centralized knowledge base) تیار کیا جا سکتا ہے۔ متعلمین (learners) مشترکہ دستاویزات (shared documents) کو دیکھنے، ترمیم کرنے، نئی دستاویزات بنانے اور تبصرے کرنے کے ذریعے باہمی تعاون (collaboration) کر سکتے ہیں۔ اساتذہ (educators) تبصرے (commenting) کے فیچر کو استعمال کرتے ہوئے طلبہ کو فیڈبیک دے سکتے ہیں یا ان کے سوالات کے جوابات فراہم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ ٹاسک مینیجمنٹ (Task Management) میں بہترین مددگار ہے۔ انٹرایکٹو کیلنڈر بنانے میں بھی مددگار ہے اس کی مدد سے ٹائم ٹیبل کو دن، ہفتہ اور ماہ کے حساب سے منظم کیا جا سکتا ہے۔[10]
10. **اے آئی سمرائزر (AI Summarizer)**: یہ ایک فریمیئم (freemium) ٹول ہے جو طویل تحریروں کو خودکار طریقے سے مختصر کرتا ہے، اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس (Artificial Intelligence) الگورتھمز (algorithms) کی مدد سے یہ کام انجام دیتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر سب سے پہلے متن کے اہم نکات کی شناخت کرتا ہے اور پھر انہی نکات کی بنیاد

پر مختصر خلاصہ تیار کرتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر طلبہ کے لیے تحقیقی مقالوں کے خلاصہ جات (Abstracts)، مضامین کی سمریز (Summaries) اور دیگر مشابہ کاموں میں بہت مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔[11]

11. **کلک اپ (ClickUp):** یہ ایک پروجیکٹ مینجمنٹ ٹول ہے جسے طلبہ اپنے کاموں کو منظم کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ اسائنمنٹس کو سب سے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا ہو یا مختلف ویوز Kanban، Calendar اور Swimlane وغیرہ میں پیش رفت کا جائزہ لینا ہو ClickUp زیادہ تر طلبہ کی ضروریات پوری کرتا ہے۔[12]

12. **گریڈ سکوپ (Gradescope):** جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، ایک آن لائن گریڈنگ اور اسیسمنٹ پلیٹ فارم ہے جو تعلیمی اداروں کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ اساتذہ کو اسائنمنٹس ڈیجیٹل طور پر بنانے، تقسیم کرنے، اور گریڈ کرنے کی سہولت دیتا ہے، جس سے جائزہ لینے کا عمل آسان اور مؤثر ہو جاتا ہے۔ یہ مختلف ٹولز کا استعمال کر کے درستگی کو یقینی بناتا ہے اور طلبہ کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے شخصی فیڈبیک (Feedback) فراہم کرتا ہے۔[13]

13. **"Adobe Express & Firefly"** AI کی مدد سے چلنے والی تخلیقی ایپ ہے جو طلبہ کو ڈیجیٹل مواد ڈیزائن کرنے اور شیئر کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ AI ٹول "Adobe Firefly" کے ساتھ مربوط ہے، جو اے آئی جینریٹو (Generative) ماڈیول ہے جو متن کی بنیاد پر پرامپٹس کو شاندار تصاویر، رنگین پلیٹس، اور متن میں تبدیل کرتا ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ٹیکسٹ کو امیج میں (Text-to-Image) اور امیج کو تصاویر میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[14]

14. **"Generative Fill Brushes":** متن کی وضاحت کے ذریعے موجودہ اشیاء کو ہٹانے یا نئی چیزیں شامل کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ تحریری پرامپٹس کے ذریعے لفظ کو تخلیقی انداز میں دکھاتا ہے۔[15]

15. **پروفیسر کوئز میکر (ProProfs):** ایک AI سے چلنے والا اسمنٹ ٹول ہے جو تیز، لچکدار سیکھنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ آپ کسی بھی موضوع، دستاویز، ویڈیو، یا لنک سے فوری طور پر کوئز تیار کر سکتے ہیں، یا 100,000 + استعمال کے لیے تیار کوئز اور 1,000,000 سے زیادہ فلیش کارڈز کی لائبریری میں سے انتخاب کر سکتے ہیں۔ یہ طلباء کو سمجھنے، پیش رفت کو ٹریک کرنے، اور آسانی سے ٹیسٹوں کی تیاری میں مدد کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔[16]

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) ایک علمی و تکنیکی میدان ہے جس کا مقصد ایسی مشینیں اور نظام تیار کرنا ہے جو انسانوں کی طرح سوچ سکیں، سیکھ سکیں، اور فیصلے کر سکیں۔ یہ مشینیں اپنے ماحول سے معلومات اکٹھی کر کے آزادانہ طور پر فیصلہ سازی کا عمل انجام دیتی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے انسان اپنی فہم و فراست سے مسائل کا حل تلاش کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کا بنیادی مقصد مشینی نظام کو انسانی ذہانت کی علامات جیسے کہ سیکھنا، استدلال کرنا، اور مسئلہ حل کرنا فراہم کرنا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کی اس شاخ کو ہم ایک طرح کی مشینی عقل بھی کہہ سکتے ہیں، جو پیچیدہ ڈیٹا کا تجزیہ کرنے، زبان کو سمجھنے، اور مخصوص کاموں کو خودکار انداز میں انجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آج کل، مصنوعی ذہانت کی مدد سے تعلیم کے شعبے میں تدریسی عمل کو زیادہ مؤثر، دلچسپ اور ایٹریکٹو (Attrective) بنایا جارہا ہے۔ مثلاً، طلباء کی انفرادی ضروریات کے مطابق مواد کی تیاری، معذور افراد کے لیے تعلیمی وسائل کی فراہمی، اور تعلیمی عمل میں روبوٹکس و سینسر ٹیکنالوجی کا استعمال تعلیم کو مزید سمارٹ اور انٹرایکٹو بنارہا ہے۔

تاہم، مصنوعی ذہانت کی ترقی کے ساتھ ساتھ کچھ اخلاقی اور سماجی چیلنجز بھی سامنے آئے ہیں، جیسے جعلی مواد کی تخلیق (Deepfakes)، ذاتی معلومات کا غلط استعمال، اور انسانی تخلیقی صلاحیتوں پر انحصار میں کمی۔ یہ تمام امور تعلیم کے شعبے میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو ایک نئے علمی اور اخلاقی فریم ورک کے تحت لانے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں تاکہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے ہو۔

عصر حاضر کی جدید ٹیکنالوجی AI کو اسلامی اخلاقیات سے ہم آہنگ کرنا نے جہاں تعلیم، تحقیق، اور معلوماتی نظام کے طور طریقے کو بدل کر رکھ دیا ہے وہاں اس نے اسلام کے آفاقی اور جامع نظریات کے تناظر میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی اصول و آداب کا تعین نہایت اہم ہے تاکہ یہ انسان کی فلاح و بہبود میں معاون رہے۔ تعلیمی شعبے میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے پیدا ہونے والے اخلاقی، شرعی اور معاشرتی چیلنجز کو سمجھنا اور ان کا حل تلاش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ تعلیمی معیار، مساوات، اور شفافیت کو برقرار رکھنے کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی ضروری ہے۔

عصر حاضر کی جدید ٹیکنالوجی AI نے جہاں تعلیم، تحقیق، اور معلوماتی نظام کے طور طریقے کو بدل کر رکھ دیا ہے وہاں اس نے اسلام کے آفاقی اور جامع نظریات کے تناظر میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی اصول و آداب کا تعین نہایت اہم ہے تاکہ یہ انسان کی فلاح و بہبود میں معاون رہے۔ تعلیمی شعبے میں مصنوعی ذہانت کے استعمال سے پیدا ہونے والے اخلاقی، شرعی اور معاشرتی چیلنجز کو سمجھنا اور ان کا حل تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ تعلیمی معیار، مساوات، اور شفافیت کو برقرار رکھنے کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں رہنمائی ضروری ہے۔

- یہ تحقیق اسلامی فکری ورثے اور جدید تکنیکی دور کے مابین پل کی مانند ہے۔
- معاصر تعلیمی اداروں اور محققین کو مصنوعی ذہانت کے اخلاقی استعمال کے لیے فریم ورک تیار کیا گیا ہے۔
- اسلامی معاشروں میں مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی کے حوالے سے شعور و آگاہی بڑھانے میں معاون ثابت ہو گی۔
- تعلیمی نظام میں مصنوعی ذہانت کے تعارف اور انضمام کے دوران شرعی و اخلاقی حدود کا واضح تعین کرے گی۔

مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کا پس منظر

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) دورِ حاضر کی ایک ایسی سائنسی ایجاد ہے جس نے انسانی زندگی کے ہر شعبے میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کا موجودہ فنی اظہار جدید ٹیکنالوجی کی مرہونِ منت ہے، لیکن اس کا فکری تصور اور

اصولی خاکہ بہت قدیم ہے۔ لفظ "Artificial" کا مطلب ہے مصنوعی یا غیر حقیقی، اور "Intelligence" کا مطلب ہے عقل، فہم، سیکھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت۔ گویا، مصنوعی ذہانت ایک ایسا خودکار نظام ہے جو انسانی ذہن کے افعال کی نقالی کرتا ہے—یعنی سوچتا ہے، سیکھتا ہے، فیصلے کرتا ہے اور خود کو نئے حالات کے مطابق ڈھالتا ہے۔ عربی زبان میں اس کے لیے **"الذكاء الاصطناعي" یا "الشركاء الاصطناعي"** کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں۔ اس سے مراد ایک ایسی غیر حقیقی تخلیق ہے جو انسانی عقل کی مانند کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ قرآن مجید نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں خودکار، کلام کرنے والے اور معلومات فراہم کرنے والے عناصر کا ذکر کیا ہے، جو دورِ جدید کی مصنوعی ذہانت پر ایک فکری روشنی ڈالتے ہیں۔ مثلاً:

﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾[17]

یہ آیت اس نظام کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں ایک پرندہ بھی اطلاعات کے نظام کا حصہ ہے۔ آج کے مصنوعی ذہانت سسٹمز میں بھی اسی قسم کی خودکار نگرانی، تجزیہ اور رپورٹنگ کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ:

"لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الإنس، وحتى يكلم الرجل عذبة سوطه، وشراك نعله، وتخبره فخذه بما أحدث أهله بعده"[18]

"قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک کہ (درندے) جانور انسانوں سے کلام نہ کریں، اور جب تک کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا کنارہ، اور اس کے جوتے کا تسمہ بات نہ کرے، اور اس کی ران اسے نہ بتائے کہ اس کے اہل خانہ نے اس کے جانے کے بعد کیا کیا ہے۔"

یہ حدیث بظاہر حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر اسے آج کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ اسمارٹ فونز، اسمارٹ واچز، سینسرز، بایومیٹرک کپڑے اور مصنوعی ذہانت روبوٹس جیسے ایجادات کی شکل میں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہے، جو انسان سے "کلام" کرتی ہیں اور ان کی سرگرمیوں کی خبر دیتی ہیں۔ یعنی، مصنوعی ذہانت محض ایک سائنسی ایجاد نہیں بلکہ قرآنی فکر اور نبوی پیش گوئیوں کی روشنی میں ایک قابل فہم حقیقت ہے۔

مصنوعی ذہانت کا تاریخی وارتقائی مطالعہ

مصنوعی ذہانت کا تصور اگرچہ آج جدید ٹیکنالوجی کی صورت میں پوری دنیا میں مقبول ہے، تاہم اس کی فکری بنیاد اور ارتقائی سفر کئی دہائیوں پر محیط ہے۔

- 1950ء میں مشہور برطانوی ریاضی دان ایلن ٹورنگ (Alan Turing) نے یہ سوال اٹھایا کہ "کیا مشینیں سوچ سکتی ہیں؟"۔ یہ سوال بعد ازاں مصنوعی ذہانت کی بنیاد بنا۔
- 1956ء میں امریکہ کی ڈارٹ ماؤتھ کانفرنس میں "Artificial Intelligence" کی اصطلاح پہلی بار رسمی طور پر استعمال ہوئی، جس کے بعد مصنوعی ذہانت ایک مستقل علمی وسائنسی شعبہ بن گیا۔

- 1960 تا 1970 کی دہائی میں ریاضیاتی حل، مشینی ترجمہ اور ابتدائی چیٹ بوٹس پر کام ہوا۔
  1972 میں جاپان میں WABOT-1 کے نام سے پہلا انسان نما روبوٹ تیار کیا گیا۔
- 1980ء میں Expert Systems متعارف کروائے گئے، جو انسان کی طرح فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔
- 1997ء میں IBM کا سپر کمپیوٹر Deep Blue عالمی شطرنج چیمپیئن گری کاسپروف کو شکست دے کر مصنوعی ذہانت کی صلاحیت کا مظاہرہ بن گیا۔
- 2002ء میں روبوٹک ویکیوم کلینرز اور گھریلو مصنوعی ذہانت مصنوعات عام ہوئیں۔
- 2006ء کے بعد فیس بک، ٹویٹر اور نیٹ فلکس جیسی کمپنیوں نے صارفین کے تجزیے، مواد کی ترتیب اور اشتہارات کے لیے مصنوعی ذہانت کو استعمال کرنا شروع کیا۔
- 2011-2013 کے درمیان گوگل، ایپل اور دیگر اداروں نے سوال و جواب پر مبنی اسسٹنٹس (جیسے Google : Now، Siri) متعارف کروائے۔
- 2020ء میں Linear Fold مصنوعی ذہانت کی مدد سے وبا کے دوران تیزی سے ویکسین کی تیاری میں پیش رفت ہوئی۔
- 2022-2023ء میں ChatGPT جیسے مصنوعی ذہانت ماڈلز نے تعلیمی، تحقیقی، ادبی اور فنی شعبہ جات میں حیران کن نتائج دیے۔

آج، مصنوعی ذہانت تعلیم، طب، صنعت، زراعت، تجارت، دینی خدمات، عدالتوں اور عسکری نظام میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ مصنوعی ذہانت کی نئی ایجادات انسان کو ایک نئی حقیقت سے روشناس کروا رہی ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ مصنوعی ذہانت نے آج انسان کی تخلیقی صلاحیتوں کو نئی جہت عطا کی ہے، لیکن اس کا ذمہ دار استعمال، اخلاقی رہنمائی اور اسلامی آداب کے دائرے میں رکھنا ایک ناگزیر ضرورت بن چکا ہے۔

مصنوعی ذہانت کا ارتقاء صرف مشینوں کی ترقی نہیں بلکہ انسان کی فکری، تخلیقی اور سائنسی استعداد کا مظہر ہے، جس کے فکری اصول قرآن و سنت میں پہلے ہی موجود ہیں۔ لہٰذا، تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو اسلامی اقدار، اخلاقیات اور حدود کے اندر رکھ کر استعمال کرنا نہ صرف ممکن ہے بلکہ مطلوب بھی۔

مصنوعی ذہانت سے استفادہ کی ضرورت واہمیت

اسلامی تعلیمات کے مطابق ذہانت اور علم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾[19]

"اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیے۔"

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾[20]

"وہی ہے جس نے جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے۔"

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات ظاہر اور واضح ہے کہ تمام علوم و فنون اللہ تبارک و تعالیٰ کی عطاء ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے انسان نے مصنوعی ذہانت کو ایجاد کیا ہے جو بظاہر انسان کی طرح سوچنے، سمجھنے اور فیصلے کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، مگر اس کے اعمال و افعال انسانی اختیار یا پروگرامنگ (Programming) کے تابع ہیں۔

مصنوعی ذہانت کا تصور قرآن وسنت کی روشنی میں

اسلام دینِ فطرت ہے اور قرآن کریم ایک ایسا جامع اور ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے جو ہر دور کے انسان کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید نے کائنات کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے والی مخلوق قرار دیا ہے، اگرچہ انسان اس کی حقیقت اور کیفیت کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ چنانچہ سورۃ الاسراء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَـٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا﴾[21]

"ساتوں آسمان، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب اسی کی تسبیح کرتے ہیں، اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بے شک وہ بڑا حلیم و غفور ہے۔"

اس آیت مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر مخلوق کسی نہ کسی درجے میں شعور رکھتی ہے، اگرچہ وہ شعور انسانی عقل کے سانچے میں نہیں ڈھلتا۔ اس سے یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ غیر جاندار اشیاء بھی کسی نہ کسی درجے میں تاثیر رکھتی ہیں، جن سے انسان فوائد حاصل کر سکتا ہے، تاہم یہ اشیاء انسان کی مانند عقل و فہم کی حامل نہیں ہوتیں۔ یہی اصول ہمیں سورۃ الاسراء کی آیت اور دیگر مقامات سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر تمام مخلوقات پر عقلی، اخلاقی اور عملی فضیلت عطا کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾[22]

"یقیناً ہم نے اولادِ آدم کو عزت بخشی، انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی، پاکیزہ چیزوں سے روزی دی، اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فضیلت عطا کی۔"

یہ آیت انسان کے فکری، عملی اور اخلاقی تفوق کی وضاحت کرتی ہے، جو کسی بھی غیر جاندار یا مصنوعی تخلیق کے لیے ممکن نہیں۔ مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اگرچہ انسانی عقل و تجربہ کا نچوڑ ہے، مگر وہ تخلیقِ خداوندی یعنی انسان کی ہمسری نہیں کر سکتی۔

مصنوعی ذہانت اور احادیث نبویہ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کی کئی احادیث ایسی علاماتِ قیامت پر روشنی ڈالتی ہیں، جنہیں موجودہ دور کی ٹیکنالوجیکل پیش رفت اور مصنوعی ذہانت کی روشنی میں بہتر انداز میں سمجھا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الإنس، وحتى يكلم الرجل عذبة سوطه، وشراك نعله، وتخبره فخذه بما أحدث أهله بعده" (23)

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک درندے انسانوں سے گفتگو نہ کریں، انسان کا کوڑا، اس کا جوتے کا تسمہ، اور اس کی ران اسے اس کے اہل خانہ کے بارے میں نہ بتائے جو اس کے بعد کیا گیا۔"

علمائے کرام نے اس حدیث کی کئی تعبیرات کی ہیں، تاہم آج کے سائنسی دور میں اسے مصنوعی ذہانت (مصنوعی ذہانت)، انٹرنیٹ آف تھنگز (IoT)، بایو سینسرز اور سمارٹ ڈیوائسز کی روشنی میں بھی دیکھا جاسکتا ہے:

- **درندوں کا انسانوں سے بات کرنا:** موجودہ تحقیق جانوروں کی حرکات و سکنات کو سمجھنے، ترجمہ کرنے، اور ان کی جذباتی کیفیات کو ڈیجیٹل انداز میں ظاہر کرنے کی کوششوں پر مرکوز ہے۔
- **کوڑے یا جوتے کا تسمہ بولنا:** آج سمارٹ واچز، جوتوں میں نصب سینسرز، اور دیگر پہننے کے قابل آلات (wearables) نہ صرف معلومات ذخیرہ کرتے ہیں بلکہ انسان سے "مکالمہ" بھی کرتے ہیں۔
- **ران کا اطلاع دینا:** طبّی میدان میں بایومیٹرک سینسرز، ذہانت سے لیس لباس اور میڈیکل مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی انسان کے جسم سے حاصل شدہ ڈیٹا کو سمجھ کر خود اس کو آگاہ کرتی ہے۔

یہ تمام تصورات حدیث نبوی ﷺ کے اشارات کے عین مطابق ہیں، اور اس بات کی علامت ہیں کہ اسلام کی پیش گوئیاں وقت کے ساتھ ساتھ اپنی حقیقت آشکار کرتی رہتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت اور وقت کی تیز رفتاری

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے وقت کی تیز رفتاری کی نشاندہی فرمائی، جو کہ مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے دور کی ایک بڑی خصوصیت بن چکی ہے:

"لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان، فتكون السنة كالشهر، والشهر كالجمعة، وتكون الجمعة كاليوم، ويكون اليوم كالساعة، وتكون الساعة كاحتراق السعفة" (24)

"قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جائے گا؛ سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح، ہفتہ دن کی طرح، دن گھنٹے کی طرح، اور گھنٹہ آنکھ جھپکنے کی مانند ہو جائے گا۔"

یہ حدیث اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ وقت کی قدر و قیمت بدل جائے گی، کاموں کی رفتار بڑھ جائے گی، اور وہ

امور جو پہلے مہینوں اور سالوں میں انجام پاتے تھے، اب لمحوں میں انجام پذیر ہوں گے۔ بلاشبہ یہ وہی وقت ہے جب مصنوعی ذہانت، روبوٹکس، خودکار نظام، اور سافٹ ویئرز نے انسانی زندگی کو غیر معمولی تیزی سے بدل دیا ہے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت جیسے نظریات اگرچہ دورِ جدید کی پیداوار ہیں، لیکن ان کے ابتدائی اشارے، امکانات اور اشارات قرآن اور احادیث میں موجود ہیں۔ یہ اشارے ہمیں اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ انسانی فہم، شعور اور فضیلت کو کوئی مصنوعی چیز نہیں پہنچ سکتی۔ مصنوعی ذہانت جیسے نظام انسان کے بنائے ہوئے ہیں، اور وہ صرف اس دائرے میں مفید ہیں جس میں انہیں انسان نے محدود کیا ہے۔

قرآن کریم اور سنت نبویہ ﷺ میں موجود اشارے ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی کو بھی اسلامی اخلاقیات اور شرعی اصولوں کے تابع رکھنا لازم ہے۔ لہٰذا، تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کا استعمال جہاں کئی فوائد کا حامل ہے، وہیں اس کے لیے اسلامی آداب اور اخلاقی ضوابط کی پاسداری از حد ضروری ہے، تاکہ علم کا یہ سفر صرف آسان نہ ہو، بلکہ بابرکت، متوازن اور تعلق باللہ کا ذریعہ بھی بنے۔

اسلامی تناظر میں انسان اور مصنوعی ذہانت:

انسان اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہے جسے نہ صرف ظاہری و باطنی قوتوں سے نوازا گیا، بلکہ اسے عقل، اختیار، ارادہ اور علم جیسی بے مثال صفات عطا کی گئیں، جو کسی دوسری مخلوق کو اس درجہ میں حاصل نہیں۔ انسان کا منصب "خلیفۃ فی الارض" ہونا دراصل اس کے شعور، فہم اور تخلیقی صلاحیتوں کا اعتراف ہے۔ دوسری طرف، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) اگرچہ انسانی عقل کی اختراعی پیداوار ہے، مگر یہ خود ارادی، اخلاقی یا اختیاری شعور سے خالی ایک خودکار (automated) نظام ہے، جو مخصوص کوڈز، ڈیٹا اور احکامات کے تحت کام کرتا ہے۔

I. ارادہ، اختیار اور شعور کا فرق

قرآن مجید نے انسان کو اللہ کا خلیفہ قرار دیا، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ [25]

" میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

انسان کو جو مقام خلافت عطا ہوا ہے، وہ دراصل اس کی فکری بالیدگی، اختیاری قوت، اور اخلاقی ذمہ داری کی دلیل ہے۔ انسان اپنے عمل میں نیت، ارادہ، اور فیصلہ سازی کے مراحل سے گزرتا ہے۔ جبکہ مصنوعی ذہانت کسی بھی کام کو انجام دینے کے لیے صرف مخصوص دیے گئے حکم (command) یا ڈیٹا پر انحصار کرتی ہے۔ وہ کسی اخلاقی شعور، دلی جذبے، یا نیت کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرتی۔

2. نیت و نفع کی بنیاد پر عمل

انسان اپنے اعمال میں نیت اور اخلاقی ذمہ داری کا لحاظ رکھتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"إنما الأعمال بالنيّات "[26]" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

جبکہ مصنوعی ذہانت میں نہ نیت کا تصور ہے، نہ اجر و ثواب کا۔ وہ صرف خارجی نظام میں عمل انجام دیتی ہے، نہ کہ اخلاقی یا روحانی سطح پر۔

3. مسلسل عمل اور تھکن سے آزادی

یہ حقیقت ہے کہ انسان جسمانی اور ذہنی حدود کا حامل ہے۔ ایک خاص مدت کے بعد وہ تھکن محسوس کرتا ہے، اسے آرام، نیند، خوراک، اور جذباتی سکون کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کے برعکس، مصنوعی ذہانت اور جدید مشینی نظام بغیر تھکے، دن رات، تسلسل کے ساتھ ایک ہی عمل کو دہرا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض صنعتی، تعلیمی، اور تحقیقی میدانوں میں مصنوعی ذہانت کو وقت کی بچت اور استعدادِ کار بڑھانے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔

لیکن یہاں یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ تسلسل اور کارکردگی کا مطلب یہ نہیں کہ مصنوعی ذہانت انسانی شعور کی ہمسر بن گئی ہے۔ کیونکہ نہ اس میں سچائی کو جانچنے کی قوت ہے، نہ خیر و شر کے درمیان تمیز کا اختیار۔

4. تخلیق و تصرف: ایک قرآنی تناظر

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی مثال ایک ایسی مخلوق کے طور پر دی گئی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی علم، فہم اور تصرف عطا فرمایا تھا:

﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾ [27]

جب سلیمان علیہ السلام کو بلقیس کے تخت کی خبر ملی تو ایک جن نے دعویٰ کیا:

﴿قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ﴾[28]

"ایک قوی جن بولا: میں آپ کے اٹھنے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔"

پھر ایک شخص جسے "علم من الکتاب" دیا گیا تھا، اس نے کہا:

﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾[29]

" جس کے پاس کتاب کا علم تھا، اس نے کہا: میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے وہ تخت لے آؤں گا۔"

یہ قرآنی مثال جدید مصنوعی ذہانت اور automation کے اصولوں سے مشابہ ضرور دکھائی دیتی ہے، لیکن یہ الٰہی قدرت کا مظہر تھا، نہ کہ انسانی ٹیکنالوجی کا کمال۔ آج اگر کوئی مشین لمحوں میں بڑا کام کر رہی ہے، تو وہ اسی اصول کا مادی مظہر ہے، جس کی بنیاد اللہ کی طرف سے انسان کو دی گئی علم و فہم پر ہے۔

5. علم وامانت

اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ مقام عطا فرمایا جو نہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں نے قبول کیا:

﴿إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَن يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ [30]

انسان نے اس امانت کو اٹھایا، یعنی علم، ارادہ، فہم اور جواب دہی کا بوجھ۔ یہ صفات کسی بھی مصنوعی نظام میں ممکن نہیں، خواہ وہ کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر لے۔

انسان اور مصنوعی ذہانت کے درمیان تقابل کے بعد درج ذیل نکات سامنے آتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت محض ایک "نظام" ہے، انسان ایک "ذمہ دار شعور" ہے۔ مصنوعی ذہانت انسان کی تخلیق ہے، انسان اللہ کی تخلیق ہے۔ مصنوعی ذہانت ارادہ، نیت اور شعور سے خالی ہے، جبکہ انسان کا عمل انہی پر قائم ہے۔ مصنوعی ذہانت کی کارکردگی مسلسل، تیز اور منظم ہو سکتی ہے، مگر وہ کبھی اخلاقی، روحانی یا شعوری برتری نہیں رکھ سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے علم، امانت، اور اختیار کا بوجھ انسان کو دیا، نہ کہ کسی مشین کو۔ لہٰذا تعلیم و تعلم کے میدان میں مصنوعی ذہانت کا استعمال اگرچہ وقت کی ضرورت ہے، لیکن اس کے اسلامی اخلاقی حدود اور انسانی شعور کی بالادستی کو ہر حال میں مقدم رکھنا ضروری ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں واضح ہے کہ مصنوعی ذہانت کبھی انسان کا نعم البدل نہیں بن سکتی۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب

دورِ حاضر میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence – AI) نے زندگی کے ہر شعبے کو متاثر کیا ہے، اور تعلیم کا شعبہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ تعلیمی اداروں، اساتذہ، اور طلباء کی ایک بڑی تعداد AI کے مختلف ٹولز کو سیکھنے، سکھانے اور تحقیق کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ اگرچہ اس سے کئی فوائد حاصل ہو رہے ہیں، لیکن اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کی روشنی میں اس کے استعمال میں حدود، آداب اور احتیاط نہایت ضروری ہے۔ ذیل میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کے اسلامی آداب و حدود پیش کی جارہی ہیں ملاحظہ کیجئے۔

I. صحیح اور مستند علم کی تحقیق

مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) نے جہاں تعلیم و تعلم کو سہل، تیز رفتار اور زیادہ موثر بنایا ہے، وہیں اس کے بعض منفی پہلو بھی نمایاں ہو رہے ہیں، جن میں سرفہرست غلط اور غیر مصدقہ معلومات کا پھیلاؤ ہے، خاص طور پر دینی علوم کے میدان میں۔ مصنوعی ذہانت پر مبنی بہت سے نظام، جیسے کہ چیٹ بوٹس اور سرچ انجنز، عام طور پر غیر مسلم ماہرین کی جانب سے تیار کیے گئے ہیں۔ ان کی علمی بنیادیں عمومی انسانی علوم، فلسفہ، اور دنیاوی معیارات پر رکھی گئی ہیں، جبکہ اسلامی علوم کی باریکیاں، اصولِ تفسیر، اصولِ حدیث، فقہی تفریق اور عقائد جیسے مضامین میں عمیق علمی پس منظر کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ایسے نظامات سے حاصل شدہ دینی مواد بسا اوقات غلط، غیر متوازن یا غیر مستند ہوتا ہے، جو کہ طلباء اور عوام میں گمراہی اور

فکری انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم میں خبر کی تحقیق اور تصدیق کو لازمی قرار دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (31)

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔"

یہ اصول تعلیم کے شعبے پر بدرجہ اولیٰ لاگو ہوتا ہے، جہاں غیر مصدقہ معلومات طلباء کی علمی بنیاد کو کمزور کر سکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے بھی بغیر تحقیق کے بات پھیلانے کو جھوٹ قرار دیا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))(32)

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کر دے۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ علم و تعلیم میں تحقیق، تبیّن اور تنقیح بنیادی اقدار ہیں۔ چنانچہ جو تعلیمی مواد مصنوعی ذہانت فراہم کرے، اس کو بھی پہلے جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے، بالخصوص دینی تعلیم کے میدان میں۔

- اساتذہ، محققین اور تعلیمی منتظمین پر لازم ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت سے حاصل کردہ مواد کو بلا تحقیق نصاب یا درس کا حصہ نہ بنائیں۔
- طلباء کو یہ شعور دیا جائے کہ مصنوعی ذہانت محض ایک علمی معاون ہے، نہ کہ قطعی و یقینی مصدرِ علم۔
- دینی مواد کی تصدیق اہلِ علم، معتمد کتب یا معتبر اسلامی اداروں سے کی جائے۔

بعض اوقات مصنوعی ذہانت کے سسٹمز میں جانبدارانہ (biased) پروگرامنگ یا محدود ڈیٹا کی بنیاد پر مخصوص نظریات یا مسلکی رجحانات کا پرچار بھی ممکن ہوتا ہے، جس سے طلباء کے فکری رجحانات متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایسے میں اسلامی تعلیم کا تقاضا ہے کہ:

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ﴾ (33)

"اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں۔"

تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت کا استعمال مفید ضرور ہے، مگر غیر مشروط اور غیر منضبط طریقے سے اس کا استعمال علمی انحراف کا سبب بن سکتا ہے۔ اسلام تحقیق، صداقت اور ذمہ داری کے ساتھ علم کے حصول اور اشاعت پر زور دیتا ہے۔ لہٰذا مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ معلومات کا تنقیدی جائزہ لینا دینی فریضہ ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے اسلامی آداب اور تحقیقاتی معیارات طے کریں، تاکہ طلباء کو مفید، مستند اور معتدل علم میسر آ سکے۔

2. استاد اور شاگرد کا تعلق متاثر نہ ہو

علم و تربیت کی دنیا میں استاد کا کردار ایک ستون کی حیثیت رکھتا ہے، جو نہ صرف علمی ارتقاء بلکہ اخلاقی، سماجی اور روحانی ترقی کا بھی ضامن ہے۔ استاد صرف وہ فرد نہیں جو درسگاہ میں کتابیں پڑھاتا ہے، بلکہ وہ ہر شخص جو کسی دوسرے کو علم، رہنمائی اور کردار سازی میں معاونت دے، استاد کہلانے کا مستحق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ، أُعَلِّمُكُمْ" [34]

''میں تمہارے لیے والد کی طرح ہوں، تمہیں تعلیم دیتا ہوں''

یہ حدیث اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ استاد کا مقام صرف معلم کا نہیں بلکہ مربی اور باپ کی مانند ہے۔ اس تعلق کی بنیاد محبت، شفقت، اعتماد اور کردار سازی پر ہے، جو کسی بھی مصنوعی نظام سے ممکن نہیں۔

دورِ حاضر میں مصنوعی ذہانت نے علم و معلومات کے حصول کو بلاشبہ آسان، تیز تر اور مؤثر بنا دیا ہے۔ آج کا طالب علم دنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر، لمحوں میں کسی بھی موضوع پر معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے:۔ کیا مصنوعی ذہانت استاد کی جگہ لے سکتی ہے؟ اس کا جواب واضح ہے: نہیں۔ مصنوعی ذہانت معلومات فراہم کر سکتی ہے، لیکن وہ انسانی تربیت، شفقت، جذبے، کردار سازی، رہنمائی اور فہم کی وہ گہرائی نہیں دے سکتی جو ایک استاد کے دل سے نکلتی ہے اور شاگرد کے قلب پر اثر انداز ہوتی ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں معلم کا مقام

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں نبی ﷺ کی بعثت کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ﴾ [35]

"وہ انہیں کتاب اور حکمت سکھاتے ہیں اور ان کا تزکیہ (اخلاقی و روحانی تربیت) کرتے ہیں۔"

یہاں تعلیم اور تربیت دونوں کو رسول اکرم ﷺ کے فریضے کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جو آج کے ہر استاد کے لیے اسوہ اور نمونہ ہے۔

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ جب وہ حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھنے کے لیے جاتے ہیں، قرآن کریم میں تفصیل سے بیان ہوا ہے (سورۃ الکہف، آیات 60–82)۔ اس واقعہ سے استاد و شاگرد کے تعلق میں تواضع، ادب، صبر اور عملی سیکھنے کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے، جو کسی ڈیجیٹل یا مشینی نظام سے حاصل نہیں ہو سکتی۔

ماضی میں طلباء اور والدین استاد کا بے حد احترام کرتے تھے، اسے روحانی باپ سمجھا جاتا تھا، اس کے سامنے ادب و انکسار کے ساتھ بیٹھنا تعلیم کا حصہ ہوتا تھا۔ تاہم آج کے دور میں، جب علم صرف "ڈیجیٹل" صورت میں حاصل کیا جا رہا ہے، تو اساتذہ کے ساتھ رابطے، رہنمائی، اور روحانی تعلق میں کمی آ رہی ہے۔ تعلیم کا عمل صرف معلومات حاصل کرنا نہیں، بلکہ کردار کی تعمیر، سوچ کی اصلاح اور فکری ارتقاء کا نام ہے، جو ایک زندہ استاد ہی دے سکتا ہے۔ اگر مصنوعی ذہانت کے استعمال کو اندھا دھند اپنایا جائے تو یہ ممکن ہے کہ استاد و شاگرد کا تعلق صرف "ڈیٹا" کی حد تک محدود ہو جائے، جبکہ تعلیم و تربیت کا اصل مقصد انسانی روح

کو جگانا ہے۔

اخلاقی پہلو اور اسلامی ادب

اسلامی تعلیمات میں ادبِ معلم کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں": میرے والد نے مجھے پہلے ادب سکھایا، پھر علم سکھایا۔" جبکہ مشہور محدث امام شافعیؒ فرماتے ہیں": میں اپنے استاد امام مالکؒ کی تعظیم میں ان کے سامنے کتاب تک نہ پلٹا کرتا۔" یہی وہ تربیت تھی جس نے علم کو علمِ نافع بنایا۔

مصنوعی ذہانت کا استعمال، اگر استاد کے احترام، براہِ راست رہنمائی اور تعلق کو کمزور کر رہا ہو تو یہ اسلامی آداب کے منافی ہے۔ مصنوعی ذہانت ایک مفید ٹیکنالوجی ہے، لیکن اسے استاد کا نعم البدل نہیں سمجھنا چاہیے۔ استاد و شاگرد کے تعلق کی اہمیت کو برقرار رکھنا اسلامی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ اس لیے مصنوعی ذہانت کو صرف مددگار وسیلہ بنائیں، نہ کہ مرکزی معلم۔ طلباء کو استاد کی رہنمائی، تجربے اور تربیت کے فائدے سے محروم نہ کریں۔ استاد و شاگرد کے باہمی تعلق کو روحانی اور فکری سطح پر زندہ رکھیں۔ والدین، اساتذہ اور تعلیمی نظام کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ نئی نسل کو سکھایا جائے کہ علم صرف معلومات نہیں، بلکہ بصیرت، کردار، اور ہدایت کا نام ہے۔

3. پرائیویسی اور امانت داری

مصنوعی ذہانت کا استعمال جہاں تعلیمی میدان میں آسانی، سرعت، اور سہولت کا باعث بنا ہے، وہیں اس کے ساتھ سیکیورٹی اور پرائیویسی کے حوالے سے سنگین خدشات بھی سامنے آئے ہیں۔ چونکہ مصنوعی ذہانت کی بنیاد ڈیٹا کے وسیع استعمال اور مسلسل تجزیاتی عمل پر ہوتی ہے، اس لیے اس ٹیکنالوجی کے ذریعے افراد کی نجی معلومات، ذاتی ترجیحات اور علمی سرگرمیوں تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ یہی صورتحال بعض اوقات اسلامی تعلیمات کے برخلاف راز داری کی خلاف ورزی کا موجب بن سکتی ہے۔

فقہِ اسلامی میں حقِ رازداری(Right of Privacy)

اسلام میں راز داری کا حق ایک بنیادی انسانی حق ہے، جسے شریعتِ مطہرہ نے نہایت اہمیت دی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں کسی کی نجی زندگی میں بلا اجازت مداخلت، چھان بین یا جاسوسی قطعی طور پر حرام اور ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾[36]"اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی راز داری کی خلاف ورزی پر شدید وعید بیان فرمائی ہے:

"من استمع إلى حديث قومٍ وهم له كارهون، صُبَّ في أذنيه الآنك يوم القيامة[37]".

"جو شخص لوگوں کی بات کو چھپ کر سنے حالانکہ وہ اس کو ناپسند کرتے ہوں، قیامت کے دن اس کے کانوں میں

پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا۔

یہ وعید اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے کہ کسی شخص کی نجی گفتگو یا معلومات کو اس کی اجازت کے بغیر سننا یا ریکارڈ کرنا نہایت سنگین گناہ ہے۔

آج کے تعلیمی ادارے مصنوعی ذہانت کی مدد سے طلباء کی کارکردگی، سیکھنے کے انداز، اور رجحانات پر مبنی ڈیٹا جمع کرتے ہیں۔ اگرچہ اس کا مقصد تدریسی معیار کو بہتر بنانا ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات یہ معلومات غیر محفوظ رہتی ہیں۔ غیر مجاز افراد کو رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ طلبہ و اساتذہ کے علمی و ذاتی ڈیٹا کے غلط استعمال کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں طلباء کی نجی زندگی، فکری رجحانات اور تعلیمی آزادی متاثر ہو سکتی ہے، جو نہ صرف اخلاقی خطرہ ہے بلکہ اسلامی اقدار کے خلاف بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات میں علمی دیانت کو نہایت بلند مقام حاصل ہے۔ جو شخص بغیر تحقیق اور تصدیق کے علم کو دوسروں سے منسوب کرے، یا کسی اور کی محنت کو اپنی طرف منسوب کرے، وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ، كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ" [38]

"جو شخص ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو اسے دی ہی نہیں گئی، وہ دو جھوٹے لباس پہننے والے کی مانند ہے۔"

آج بعض افراد مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ مواد کو اپنا علمی کارنامہ ظاہر کرتے ہیں، حالانکہ اس میں ان کی محنت، تحقیق، یا فکری جدوجہد شامل نہیں ہوتی۔ یہ طرزِ عمل اسلامی اخلاق و دیانت کے سراسر منافی ہے۔

اسلام میں افراد کی نجی زندگی کو بے حد تقدس حاصل ہے، اور اسے بغیر اجازت فاش کرنا یا استعمال کرنا اخلاقی و شرعی طور پر ناجائز ہے۔ اس حوالے سے چند اصول مندرجہ ذیل ہیں:

- بلا اجازت معلومات حاصل نہ کی جائیں۔
- دیگر افراد کے ڈیجیٹل یا علمی ڈیٹا کو ان کی اجازت کے بغیر استعمال نہ کیا جائے۔
- مصنوعی ذہانت سسٹمز میں موجود معلومات کو محض تجسس یا تفریح کے لیے نہ کھنگالا جائے۔
- طلباء، اساتذہ اور محققین کے ڈیٹا کی سیکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔

کاہلی اور سستی سے بچنا

انسان فطرتاً راحت پسند اور آسانی کے متلاشی مزاج کا حامل ہے۔ جب اسے سہولتیں بآسانی میسر آتی ہیں تو رفتہ رفتہ وہ محنت، جدوجہد اور عمل کے جذبے سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہی حقیقت موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بڑھتے ہوئے استعمال کے ساتھ مزید نمایاں ہوتی جا رہی ہے۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت کا استعمال علمی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ میدان میں سہولت، رفتار اور نتائج میں بہتری کا ذریعہ بنا ہے، لیکن اگر اس کا بے جا یا غیر متوازن استعمال کیا جائے تو یہ کاہلی، سستی، اور فکری جمود جیسے سنگین اخلاقی و معاشرتی امراض کا سبب بن سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں سستی اور کاہلی کو ناپسندیدہ صفات میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں منافقین کی ایک بڑی علامت

یہی بیان کی گئی کہ وہ عبادات جیسے اہم ترین عمل کو بھی سستی اور بے دلی سے انجام دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (39)

''بے شک منافق اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں حالانکہ اللہ انہیں دھوکہ دینے والا ہے، اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سستی کے ساتھ، لوگوں کو دکھانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔"

یہ آیت مبارکہ کاہلی اور بے دلی سے عمل کرنے والوں کی علامت اور انجام کو واضح کرتی ہے، اور متنبہ کرتی ہے کہ سستی صرف ایک جسمانی کیفیت نہیں بلکہ روحانی کمزوری بھی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے سستی، کاہلی، عاجزی اور ضعفِ ارادہ سے بچنے کے لیے دعا کا اہتمام کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

"اللَّهُمَّ إني أعوذُ بك منَ العجزِ والكسلِ والبخلِ والهرمِ، وأعوذُ بك من عذابِ القبرِ، وأعوذُ بك من فتنةِ المحيا والممات "(40)

"اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بخیلی، اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ دعا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سستی و کاہلی صرف دنیاوی نقصان کا سبب نہیں بلکہ آخرت میں بھی رسوائی کا باعث بن سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کا غلط استعمال انسان کو فکری اور عملی طور پر غیر فعال بنا سکتا ہے۔ جب ہر کام مصنوعی ذہانت پر چھوڑ دیا جائے۔ چھوٹے چھوٹے فیصلے بھی خود نہ کیے جائیں، یادداشت کی مشق، تجزیے، اور سوچنے کے عمل کو مصنوعی ذہانت سونپ دیا جائے، طلباء اپنے تحقیقی اور تحریری کاموں میں مصنوعی ذہانت پر مکمل انحصار کرنے لگیں، تو نتیجتاً انسانی دماغی و جسمانی صلاحیتیں زوال کا شکار ہو جاتی ہیں، اور فکری سستی عام ہو جاتی ہے۔

آج دنیا بھر میں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد آرام طلبی اور سہل پسندی کا شکار ہے۔ تعلیم کے میدان میں ناکامی، روزگار سے محرومی، اور عملی زندگی میں جمود کی ایک بڑی وجہ محنت سے گریز اور سہولیات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہے۔ علامہ ابن قدامہ المقدسیؒ فرماتے ہیں:

"کاہل انسان اس لکڑہارے کی مانند ہے جو کمزور ہو اور درخت مضبوط، وہ سوچتا ہے کہ بعد میں کاٹ لوں گا، لیکن وقت کے ساتھ درخت اور مضبوط ہو جاتا ہے، اور وہ اور زیادہ کمزور۔"

یہ تشبیہ آج کے مصنوعی ذہانت کے حد سے بڑھے ہوئے استعمال پر صادق آتی ہے جہاں انسان انتظار کرتا ہے کہ مشینیں کام کریں گی، جبکہ وہ خود غیر متحرک اور بے عمل ہوتا چلا جاتا ہے۔

مصنوعی ذہانت ایک نعمت ہے، لیکن اس کا استعمال اعتدال، بصیرت اور شرعی اصولوں کے مطابق ہونا چاہیے۔ تعلیم و تعلم میں مصنوعی ذہانت: مددگار اور معاون تو ہو سکتا ہے، لیکن استاد، محنت اور ذاتی کوشش کا نعم البدل نہیں بن سکتا۔

مسلمان طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنی علمی ترقی کے لیے خود سنجیدہ محنت کرے۔ مصنوعی ذہانت کو صرف سہولت کے طور پر استعمال کرے، نہ کہ متبادل کے طور پر۔ نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق سستی و کاہلی سے پناہ مانگے۔ اپنی جسمانی، دماغی اور روحانی صلاحیتوں کو مصنوعی انحصار کے بجائے عملی تجربے سے پروان چڑھائے۔

4. محنت اور مہارت میں کمی کا سبب نہ بنے

اسلام ایک محنت، مشقت اور خود انحصاری پر مبنی دین ہے۔ دینِ اسلام نے امت مسلمہ کو ہر دور میں علم و عمل، تیاری اور مہارت کا درس دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ موجودہ دور میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے ذہنی، فکری اور تکنیکی خود انحصاری کو ترک کر دیا ہے، اور دوسروں پر انحصار اور سہل پسندی کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح حکم فرمایا:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾(41)

"اور تم (اپنے دشمنوں کے مقابلے کے لیے) جس قدر طاقت رکھو، وہ تیار رکھو، اور گھوڑے باندھے رکھو تاکہ تم اس سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو۔"

اس آیت کریمہ میں "قُوَّة" سے مراد محض جسمانی طاقت نہیں، بلکہ ہر قسم کی علمی، فکری، سائنسی، عسکری اور ٹیکنالوجیکل مہارت بھی شامل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صحیح مسلم کی ایک روایت میں "قُوَّة" کی تفسیر "الرمي" (تیر اندازی، یعنی فنی مہارت) سے کی، جو آج کے دور میں جدید ٹیکنالوجی، کوڈنگ، مصنوعی ذہانت، سائنس اور دفاعی مہارتوں کو بھی شامل کرتی ہے۔

اگرچہ مصنوعی ذہانت ایک عظیم علمی ترقی ہے، لیکن اس کا حد سے زیادہ انحصار بعض اوقات نوجوانوں اور طلبہ میں محنت سے گریز اور تخلیقی صلاحیتوں کی کمی کا سبب بنتا ہے۔ جب ہر چیز خودکار نظام(Auto systems)، مشینی تجزیہ (Machine-based analysis)، مصنوعی ذہانتgenerated learning tools کے ذریعے حاصل ہونے لگے، تو انسان کی سوچنے، لکھنے، تحقیق کرنے، اور مہارت حاصل کرنے کی صلاحیتیں بتدریج کمزور ہو جاتی ہیں۔

آج کا طالب علم اگر صرف مصنوعی ذہانت پر انحصار کرے گا، خود تحقیق نہ کرے گا، اساتذہ سے سیکھنے کی بجائے ہر سوال کا جواب Chatbot یا سافٹ ویئر سے تلاش کرے گا، تو اس کے اندر تخلیق (Creativity)، استنباط(Inference)، تنقید (Critical Thinking)، اجتہاد(Analytical Research) جیسے اوصاف دم توڑ دیں گے۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنہوں نے ماضی میں ابنِ سینا، فارابی، ابنِ خلدون اور امام غزالی جیسے نابغہ روزگار پیدا کیے تھے۔

نبی کریم ﷺ نے زندگی کے ہر پہلو میں خود محنت کرنے اور دوسروں پر بلاوجہ انحصار نہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

احادیث مبارکہ میں کئی جگہ محنت کش کو اللہ کا دوست قرار دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما أكل أحد طعامًا قط خيرًا من أن يأكل من عمل يده[42]"

"کسی نے کبھی بھی ایسا عمدہ کھانا نہیں کھایا جتنا وہ ہے جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہو۔"

یہ حدیث ہر مسلمان کو سکھاتی ہے کہ وہ محنت، ہنر اور عمل سے خود اپنی ترقی کرے۔

مصنوعی ذہانت کو تعلیم و تعلم میں استعمال کرنا منفی نہیں بلکہ فائدہ مند ہے، بشرطیکہ یہ طلبہ کی محنت کا متبادل نہ بنے، صرف ایک معاون (supportive) ذریعہ رہے، اور طلبہ اپنی بنیادی علمی ذمہ داری کو خود ادا کریں۔ تعلیمی دنیا میں اب ایسے طلبہ بھی دیکھے جا رہے ہیں جو صرف مصنوعی ذہانت سے اسائنمنٹس، مقالات اور تحقیقی کام کرواتے ہیں، اور خود معلومات کو سمجھنے اور ہضم کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔ اس رویے کے نتیجے میں تعلیمی معیار متاثر ہوتا ہے، مہارت پیدا نہیں ہوتی، اور طلبہ عملی زندگی میں ناکام ہو جاتے ہیں۔

5. تحقیقی اور تخلیقی سوچ کی حفاظت

انسانی دماغ فطری طور پر تخلیقی (Creative) اور تحقیقی (Analytical) صلاحیتوں سے مالا مال ہے۔ قرآن کریم نے بھی انسان کو غور و فکر، تدبر و تعقل کی دعوت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ﴾[43]

"کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟"

اور یہی صلاحیتیں انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دیتی ہیں۔ لیکن اگر ان صلاحیتوں کو بروئے کار نہ لایا جائے، یا مصنوعی ذرائع پر حد سے زیادہ انحصار کیا جائے، تو یہ دماغی قابلیت زنگ آلود ہو جاتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کا تعلیمی شعبے میں استعمال روز بروز بڑھ رہا ہے۔ آج مضامین لکھوانا، اسائنمنٹس تیار کرانا، سوالات کے جوابات فوراً حاصل کرنا، تحقیق کے نتائج نکالنا۔ سب مصنوعی ذہانت کے ذریعے ممکن ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے بے محابا انحصار نے طلباء کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتوں کو متاثر کرنا شروع کر دیا ہے۔ طلبہ جب خود سوچنے، تجزیہ کرنے، سوال اٹھانے اور تحقیق کرنے کے بجائے مصنوعی ذہانت پر مکمل انحصار کرتے ہیں، تو دماغی صلاحیتوں میں جمود آتا ہے، علمی تجسس ختم ہو جاتا ہے، اور مسائل کو حل کرنے کی فطری صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔

اسلام نے علم کو صرف نقل کا مجموعہ نہیں بنایا، بلکہ ہر مسلمان کو تفکر، تجزیہ، اور اجتہاد کی طرف بلایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ﴾[44]

"کہو! زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اللہ نے کیسے خلقت کی ابتداء کی۔"

یہ آیت محض سیر و تفریح کی نہیں بلکہ تحقیقی مشاہدہ کی دعوت ہے۔ اسی تحقیق نے مسلمانوں کو الجبرا، فلکیات، طب و جراحی، سائنس، اور فلسفہ و منطق جیسے علوم میں رہنما قوم بنا دیا تھا۔

مصنوعی ذہانت جتنی بھی ترقی کر لے، وہ انسانی جذبات، حقیقی رہنمائی، اور روحانی و اخلاقی تربیت کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ استاد محض معلومات کا ذریعہ نہیں، بلکہ ایک رہنما(Mentor)، ایک تحریک دینے والا(Motivator)، اور ایک مخلص مشیر(Advisor)ہوتا ہے۔ طالب علم جب استاد سے سوال کرتا ہے، یا خود کچھ تخلیق کرتا ہے تو وہ ایک فکری اور شعوری ارتقاء کی سیڑھی پر چڑھتا ہے۔

علم النفس کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی دماغ تب ہی ترقی کرتا ہے جب اسے چیلنج دیا جائے۔ اگر انسان سوچنے کا عمل ترک کر دے، یا ہر سوال کا جواب مشین سے لے، تو اس کا دماغ بے عمل ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر ایک تیز دھار آلہ طویل عرصے تک استعمال نہ کیا جائے تو وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے، اسی طرح دماغ بھی استعمال نہ ہونے کی صورت میں قوتِ فکر و تدبر کھو بیٹھتا ہے۔ اسی تناظر میں رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا نہایت جامع اور فکر انگیز ہے:

:اللَّهُمَّ إني أعوذُ بك منَ العجزِ والكسلِ والبخلِ والهرمِ، وأعوذُ بك من عذابِ القبرِ، وأعوذُ بك من فتنةِ المحيا والممات "[45]

"اے اللہ! میں عاجزی، سستی، بخیلی، اور بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

یہ دعا ہمیں عمل، فکر، تحقیق اور کوشش کی ترغیب دیتی ہے۔

6. تعلیمی دھوکہ دہی سے اجتناب

تعلیم محض معلومات کی ترسیل کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک امانت ہے، جو استاد اور شاگرد کے درمیان اعتماد، اخلاص، دیانت اور سچائی کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ اس میں سچائی کی قدر اور جھوٹ و فریب سے اجتناب بنیادی تقاضا ہے۔ تاہم، مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کے بڑھتے ہوئے استعمال نے ایک سنگین مسئلے کو جنم دیا ہے، اور وہ ہے۔ تعلیمی دھوکہ دہی (Academic Dishonesty) جہاں طلباء آسانی سے بغیر محنت کیے اسائنمنٹس تیار کروا لیتے ہیں، امتحانات کے دوران مصنوعی ذہانت سے جوابات حاصل کر لیتے ہیں، تحقیق و تحریر کا مواد دوسروں کی کاوشوں سے نقل کر لیتے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف تعلیمی نظام کی شفافیت کو متاثر کر رہی ہے بلکہ طلباء کی ذمہ داری، کردار سازی اور اخلاقی تربیت کو بھی خطرے میں ڈال رہی ہے۔

اسلامی تعلیمات میں دھوکہ دہی کی مذمت

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، جس میں ایمانداری، دیانت، امانت اور سچائی کو بنیادی اخلاقیات میں شمار کیا گیا ہے۔ دھوکہ دہی کو صریح حرام اور کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"**من غشنا فليس منا**"[46] جس نے ہمیں دھوکہ دیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

مزید فرمایا:

((كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))[47]

"آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کرتا پھرے۔"

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ﴾[48]

"وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں، حالانکہ دراصل وہ خود کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں اور انہیں شعور بھی نہیں۔"

یہ آیات واحادیث واضح کرتی ہیں کہ دھوکہ دینا صرف اخلاقی جرم ہی نہیں، بلکہ دینی و شرعی لحاظ سے سنگین گناہ ہے۔

علم میں خیانت، دراصل اس نعمتِ الٰہی کی ناقدری ہے۔ علم کا مقصد انسان کو معاشرے کا مفید فرد بنانا ہے۔ لیکن جب علم کے حصول میں فریب، چالاکی، نقل، مصنوعی ذرائع پر مکمل انحصار آ جائے۔ تو علم مقصد کھو بیٹھتا ہے، اور فرد کردار سازی کی بجائے صرف ڈگری حاصل کرنے کا آلہ بن جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات ہمیں توازن کا درس دیتی ہیں۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت ایک مفید ایجاد ہے اور اسے تعلیم میں مثبت انداز سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خلاصہ بحث اور نتائج

اگرچہ مصنوعی ذہانت تعلیمی شعبے میں کئی سہولیات اور انقلابی فوائد فراہم کرتی ہے، لیکن اس کے استعمال کے ساتھ کئی اخلاقی، دینی، سیکیورٹی، اور معاشرتی خطرات بھی وابستہ ہیں، جو اگر نظر انداز کر دیے جائیں تو یہ نظامِ تعلیم، طلبہ کی تربیت، اور معاشرتی توازن کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

- **غلط اور غیر مستند معلومات کا پھیلاؤ:** مصنوعی ذہانت سے حاصل شدہ معلومات بعض اوقات غیر تحقیقی، غیر معتبر یا اسلام مخالف بیانیے پر مبنی ہوتی ہیں، خصوصاً دینی علوم میں۔ اس سے عقائد میں الجھن اور گمراہی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔
- **استاد و شاگرد کا تعلق متاثر:** مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے استعمال سے استاد و شاگرد کا روایتی اور تربیتی رشتہ کمزور پڑ رہا ہے، جو تعلیم کا اصل مقصد یعنی اخلاقی و روحانی تربیت کے منافی ہے۔
- **ادب و احترام میں کمی:** طلبہ ٹیکنالوجی پر انحصار کرتے ہوئے اساتذہ کے ادب، علم کی عظمت اور دینی اقدار کو نظر انداز کرنے لگے ہیں، جو تعلیمی زوال کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔
- **پرائیویسی اور رازداری کے خدشات:** مصنوعی ذہانت پلیٹ فارمز صارفین کے ذاتی ڈیٹا تک رسائی رکھتے ہیں، جس سے طلبہ اور اساتذہ دونوں کی پرائیویسی متاثر ہو سکتی ہے اور ڈیٹا لیک ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔
- **محنت اور کوشش میں کمی:** مصنوعی ذہانت کی سہولتوں نے طلبہ کی محنت کی جگہ لے لی ہے۔ آسان راستے کی تلاش میں

وہ علم کی خاطر جدوجہد ترک کرتے جا رہے ہیں، جو تعلیمی کمزوری کی علامت ہے۔

- **تحقیقی و تخلیقی صلاحیتوں میں کمی:** مصنوعی ذہانت پر ضرورت سے زیادہ انحصار طلبہ کی تنقیدی، تحقیقی، اور تخلیقی صلاحیتوں کو دبا رہا ہے، جو مستقبل میں علمی انحطاط کا باعث بن سکتا ہے۔
- **دھوکہ دہی اور علمی خیانت میں اضافہ:** مصنوعی ذہانت کی مدد سے طلبہ بآسانی نقل، اسائنمنٹس کی تیاری، اور بغیر محنت کے کام مکمل کر لیتے ہیں، جو تعلیمی اخلاقیات، دیانتداری، اور اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔
- **اسلامی مواد کی غلط نمائندگی:** بہت سے مصنوعی ذہانت ماڈلز دینی موضوعات پر ناقص یا گمراہ کن معلومات فراہم کرتے ہیں، جو اسلامی عقائد میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہے۔
- **انسانی تعلقات کا زوال:** مشینیں جذبات، شفقت، رہنمائی اور تجربے کی جگہ نہیں لے سکتیں۔ ایک حقیقی استاد کی تربیت، مشورہ اور روحانی اثرات کسی مصنوعی ٹول سے ممکن نہیں۔
- **معاشی و سماجی اثرات:** اگر تعلیمی ادارے مکمل طور پر مصنوعی ذہانت پر انحصار کرنے لگیں تو اس سے انسانی اساتذہ کی ضرورت کم ہو سکتی ہے، جو بے روزگاری اور تعلیمی اقدار میں کمی کا سبب بنے گا۔

تجاویز و سفارشات

1. دینی و اخلاقی رہنمائی کے اصول متعین کیے جائیں۔ مصنوعی ذہانت کے استعمال کے لیے اسلامی اخلاقیات، صداقت، امانت، احتیاط اور دیانت کے اصول واضح کیے جائیں اور انہیں تعلیمی اداروں کی پالیسی کا حصہ بنایا جائے۔
2. دینی مواد کی مستند جانچ کا نظام بنایا جائے۔ AI سے حاصل شدہ اسلامی معلومات کی تشخیص، تصدیق اور تصحیح کے لیے ماہر علماء، محققین اور اسلامی اسکالرز پر مشتمل ایک ریویو بورڈ تشکیل دیا جائے تاکہ غلط، گمراہ کن یا غیر مستند معلومات کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔
3. استاد کے کردار کو مرکزی حیثیت دی جائے۔ تعلیمی ادارے یہ یقینی بنائیں کہ AI استاد کا متبادل نہیں بلکہ معاون ہو۔ استاد و شاگرد کے تعلق کی بحالی، تربیتِ اخلاق اور روحانی اثر و تربیت کو ترجیح دی جائے۔
4. طلبہ میں ٹیکنالوجی کا اعتدال سکھایا جائے۔ طلبہ کو یہ تعلیم دی جائے کہ مصنوعی ذہانت ایک مددگار ذریعہ ہے، محنت، تحقیق اور تدبر کا متبادل نہیں۔ انہیں ذمہ دار اور محتاط استعمال کی تربیت دی جائے۔
5. پرائیویسی کے تحفظ کے لیے واضح پالیسی بنائی جائے۔ طلبہ اور اساتذہ کے ذاتی ڈیٹا کے تحفظ کے لیے مضبوط پرائیویسی پالیسی تیار کی جائے اور بین الاقوامی معیارات کے مطابق ڈیٹا سیکیورٹی کو یقینی بنایا جائے۔
6. علمی خیانت اور دھوکہ دہی کے سدباب کے لیے سخت اصول وضع کیے جائیں۔ مصنوعی ذہانت کی مدد سے نقل، جعلی اسائنمنٹس، خودکار تحریریں یا چیٹنگ کے خلاف واضح ڈسپلنری قواعد بنائے جائیں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق امانت و صداقت کا شعور اجاگر کیا جائے۔

7. تخلیقی و تحقیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے کی حکمت عملی اختیار کی جائے۔اساتذہ ایسے اسائنمنٹس اور پروجیکٹس دیں جو تنقیدی فکر، تجزیے اور تخلیقی صلاحیت کا مطالبہ کریں تا کہ AI پر انحصار خود بخود کم ہو۔
8. اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے اخلاقی تربیت شامل کی جائے، نصاب میں "ڈجیٹل اخلاقیات" اور "اسلامی ٹیکنالوجیکل ایتھکس" کے موضوعات شامل کر کے طلبہ کو قرآن و سنت کی روشنی میں درست رہنمائی دی جائے۔
9. AI کے اخلاقی استعمال پر تربیتی ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے۔اساتذہ اور طلبہ دونوں کو جدید ٹیکنالوجی کے مستند، ذمہ دار اور محفوظ استعمال پر تربیت دی جائے تا کہ منفی استعمال کو کم سے کم کیا جا سکے۔
10. انسانی مشاورت اور رہنمائی کو ترجیح دی جائے۔ تعلیمی اور تربیتی امور میں انسانی اساتذہ، مشیرین اور اسلامی اسکالرز کو بنیادی حیثیت دی جائے، کیونکہ جذباتی، روحانی اور اخلاقی تربیت کا تقاضا مشین نہیں بلکہ انسان ہی پورا کر سکتا ہے۔

مصادر و مراجع

[1]McCarthy, J., ***What is Artificial Intelligence?*** Stanford University, 2007.

[2] ***Best AI Tools for Students in 2025*** /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-for-students-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[3] Ibid

[4]Ibid

[5]Ibid

[6]Ibid

[7]***Best AI Tools for Students in 2025*** /https://www.ssbm.ch/best-ai-tools-for-students-in-2025, Visted Site date 09-08-2025.

[8] Ibid

[9] Ibid

[10] Ibid

[11]https://www.summarizer.org , Visted Site date , 15-08-2025.

[12]https://help.clickup.com/hc/en-us/articles/19953994898711-Create-items-with-ClickUp-AI ,Visted Site date , 15-08-2025.

[13]https://www.gradescope.com .Visted Site date , 15-08-2025.

[14]https://www.adobe.com/express/learn/blog/desktop-announcement , Visted Site date , 15-08-2025.

[15] https//blog.pincel.app/generative-fill , Visted Site date , 15-08-2025.

[16] nifty.com/https://www.niftypm.com, Visted Site date , 15-08-2025.

([17]) النمل:20۔

([18]) ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، **کتاب الفتن**،(بیروت: دار الغرب الاسلامی)، رقم الحدیث:2181۔

([19]) البقرۃ:31۔

([20]) البقرۃ:29۔

([21]) الاسراء:44۔

([22]) الاسراء:70۔

([23]) ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، **کتاب الفتن**،(بیروت: دار الغرب الاسلامی)، رقم الحدیث:2181۔

([24]) ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، رقم الحدیث:2332۔

([25]) البقرۃ:30۔

([26]) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، **کتاب بدء الوحي، باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ**(بیروت: دار المعرفۃ،1998ء)، رقم الحدیث:.01۔

([27]) النمل:20۔

([28]) النمل:39۔

([29]) النمل:40۔

([30]) الاحزاب:72۔

([31]) الحجرات:6۔

([32]) القشیری، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، **باب النہی عن الحدیث بکل ما سمع**،(بیروت: دار الجیل) رقم الحدیث:07۔

([33]) الإسراء:36۔

([34]) ابو داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن، **کتاب الطہارۃ**، رقم الحدیث:08۔

([35]) الجمعۃ:2۔

([36]) الحجرات:12۔

(37) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، **کتاب التعبیر**، رقم الحدیث:7042۔

(38) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، **کتاب النکاح**، رقم الحدیث:5219۔

(39) النساء:142۔

(40) ابن الجوزی، عبد الرحمٰن، منہاج المقاصدین، (لاہور: ادارہ معارف اسلامی) ص ۳۱۶۔

(41) الانفال:60۔

(42) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، الجامع الصحیح، **کتاب البیوع، باب: كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ**، رقم الحدیث:2072۔

(43) السجدہ:04۔

(44) العنکبوت:20۔

(45) ابن الجوزی، عبد الرحمٰن، منہاج المقاصدین، (لاہور: ادارہ معارف اسلامی) ص ۳۱۶۔

(46) القشیری، مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، **کتاب الایمان**، رقم الحدیث:107۔

(47) ابو داود، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن، **کتاب الآدب، باب في التشديد في الكذب**، رقم الحدیث:4992۔

(48) البقرۃ:9۔